

دوستو اک نظر خدا کے لئے سید الخلق مصطفیٰ کے لئے

دیوبند کے نام نہاد محافظانِ ختم نبوت کے

دھوکہ میں نہ آئیں

کیونکہ عرب و عجم کے سبھی مقتندر علمائے اہل سنت والجماعت
فرق دیوبندیہ کو ان کے غیر اسلامی عقائد کی بنابر متفقہ طور پر
 دائرة اسلام سے خارج قرار دے چکے ہیں

2001 AD

الناشر

کل ہند مجلسِ خدامِ ختم المرسلین صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى الَّذِينَ هُم مِّنْ أَهْلِ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الَّذِينَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ فَجِيلٌ
اللَّهُمَّ بارِكْ كَعَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
الَّذِينَ هُم مِّنْ أَهْلِ
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الَّذِينَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ فَجِيلٌ

دیوبندی فرقہ مُرتد کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

(دیوبندیوں کے خلاف ۳۰۰ علمائے عرب و عجم کا متفقہ فتوی)

”وہابیہ دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء ، انبیاء حتیٰ کہ سید الاولین و آخرین ﷺ کی اور خاص ذات باری تعالیٰ شانہ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں ۔ اور ان کا ارتداو و کفر سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ، ایسا کہ جوان مرتدوں اور کافروں کے ارتداو کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہیں جیسا مرتد اور کافر ہے اور جو اس شک کرنے والے کے کفر میں شک کرے وہ بھی مرتد اور کافر ہے ۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بالکل ہی محترز و محتنب رہیں ۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا توذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نمازنہ پڑھنے دیں ۔ اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں ، نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں ۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کونہ جائیں ۔ مریں تو گاڑنے تو پنے میں شرکت نہ کریں ۔ مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ نہ دیں ۔ غرض ان سے بالکل احتیاط و اجتناب رکھیں ۔

یہ ہے حضرات علمائے اہل سنت و اجماعت کے فتوؤں کا خلاصہ اور یہ فتویٰ دینے والے صرف ہندوستان ہی کے علماء نہیں ہیں بلکہ جب وہابیہ دیوبندیہ کے عبارتیں ترجمہ کر کے بھی گئیں تو افغانستان و خیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمه و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف ۔ غرض تمام جہان کے علمائے اہل سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے ۔ کہ ان عبارتوں سے اولیاء انبیاء اور خود خدائے تعالیٰ شانہ کی سخت سخت اشد اہانت و توہین ہوئی ۔ پس وہابیہ دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد کافر ہیں ، ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا ۔ اس کی عورت اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی اور ازروئے شریعت ترک نہ پائے گی ” (المعلم خاکسار محمد ابراہیم بھاگپوری ۔ باہتمام شیخ شرکت حسین ۔

مطبوعہ بر قی پر لیں ۔ اشتیاق منزل ص ۶۳ ہیوٹ روڈ ۔ لکھنؤ)

(اس تاریخی فتویٰ کا نوٹو رسالہ ہذا کے آخر پر ملاحظہ فرمائیں ہے ۔ خاکسار مرتب

دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے خلاف

خود مفتیان دیوبند کا حکم کفر

ایک مرتبہ کسی نے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی مشہور تالیف "تصفیۃ العقلاء" کا یہ اقتباس دارالافتاء دیوبند کے نام ارسال کیا۔ اور پوچھا کہ ان سطروں کے لکھنے والے کے بارے میں آنحضرت کا شرعی فتویٰ کیا ہے۔

عبارة مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

"دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم کے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی الحوم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ بھی معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔"

اس پر دارالافتاء دیوبند نے جو فتویٰ صادر کیا وہ یوں ہے :

فتوى دیوبند

فتوى نمبر ۱۳ الجواب - "انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مر تک معاصی سمجھنا (العیاذ باللہ) اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات کا پڑھنا بھی جائز نہیں۔" فقط اللہ اعلم

(دستخط سید احمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند)

"جواب صحیح ہے ایسے عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کر دیں۔"

(دستخط مسعود احمد عفاللہ عنہ - مہر دارالافتاء دیوبند)

اس عبرتناک تاریخی فتویٰ کو بر صیرہ ہندوپاک کے لگ بھگ سبھی اسلامی جریدوں نے بمع تبصرہ شائع کیا تھا۔ یہ فتویٰ دیوبند کے مشہور اسلامی جریدہ "ماہنامہ تحلیٰ" کے اپریل ۱۹۵۶ء کے شمارہ میں بھی

دیکھا جاسکتا ہے۔

دیوبندیوں کے خلاف کفر کے اور بھی کئی فتوے جاری ہو چکے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں (۱) تقدیس الوکیل (۲) السیف المسلط (۳) عقائد وہابیہ دیوبندیہ (۴) حسام الحرمین (۵) تاریخ دیوبندیہ (۶) صوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ (۷) فتاویٰ الحرمین وغیرہ وغیرہ

بزم احناف لاہور

کی

صحیح العقیدہ حنفی مسلمانوں سے مخلصانہ اپیل

”دیوبند اور ندوہ کے فارغ شدہ مولوی پیر ان پارسا کی صورت میں خفیت کا قیا پہن کر نمودار ہو گئے ہیں۔ قادری چشتی نقشبندی بن کر احناف کے ساتھ میل جوں، رابطہ و اتحاد قائم کر لیا ہے۔ ان کے قبے جبے، پھیلاو دار اچکن اور ریش ز قن دیکھ کر عوام اہلسنت کو دھوکا لاحق ہوا ہے۔ کہ شاید یہ گروہ علمائے ربانی سے ہے۔ اور اس آڑے وقت میں ان کی اصلاح اور امداد کے لئے میدان عمل میں آیا ہے۔ ان سادہ لوح سنپوں کو کیا پتہ کر

مع کوئی معشووق ہے اس پر ذہن نگاری میں

الہذا اپنے سنبھال اور ان کو دیوبندیوں کے مکائد اور اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دیوبندیہ وہابیہ کے عقائد کو جانیں۔ ان عقائد کو (یہ عقائد آئندہ صفحوں میں درج ہیں) پڑھنے کے بعد قارئین سے درخواست ہے کہ وہ زمانہ حاضرہ کے ان منافق خصلت اور ملع ساز لوگوں کی صحبت سے اجتناب کریں اور اپنے عقائدِ صحیح و ایمان کی حفاظت کریں۔“

(منقول از ٹریکٹ - ”دیوبندی، وہابی اور مرزا لی حقیقی بھائی ہیں“)

دارالعلوم دیوبند کا تعارف

(انگریز کا خود کاشتہ پودا)

بانیانہ دارالعلوم دیوبند

(ا) مولانا محمد قاسم صاحب نانو توی

”مولانا محمد قاسم نانو توی مر حوم عربی کالج دہلی کے پڑھے ہوئے تھے۔ مولوی مملوک علیؒ ان کے استاد تھے۔ سر سید احمد خان مر حوم کے جماعتی تھے۔ دونوں انگریز کے وظیفہ خوار تھے۔ سر سید احمد خان مر حوم نے علی گڑھ میں مسجدن سکول بنایا جو تدریسجا مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی شکل اختیار کر گیا۔ مولانا محمد قاسم نانو توی نے قصبه دیوبند ضلع سہارپور میں مدرسہ قاسمیہ کی بنیاد رکھی جو بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ دونوں بزرگ عربی کالج دہلی کے پڑھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کو انگریز کے متشددانہ نظام حکومت سے بچنے کے لیے الگ الگ مدرسے بنانے کا اشارہ دیا گیا تاکہ وہ انگریز کی زد سے بچے رہیں۔“

(تحریک الحدیث تاریخ کے آئینے میں۔ از مولانا قاضی محمد اسماعیل سیف۔

ص ۳۰۳ تا ۳۰۲ اکٹاب اثر عیشل جامعہ گورنمنٹی دلی)

”مولانا محمد قاسم کے صاحجزادے حافظ محمد احمد نے بطور مہتمم دارالعلوم دیوبند انگریز سے شمس العلماء کا خطاب قبول کیا اور ان کے لئے سر کار انگلشیہ سے ڈھائی سو روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر ہوا، اسی سلسلے میں گورنریوپی دارالعلوم میں گیا۔“

(افادات و ملفوظات مولانا عبد اللہ سندھی۔ ص ۸۷ ۳ خلاصہ مرتبہ محمد سرور صاحب)

(۲) مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

۱۹۲۵ء کی ایک میٹنگ میں علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب نے دیوبندی اکابر کی موجودگی میں یہ حریت انگریز اکشاف کیا، جس کی کوئی دیوبندی عالم تروید نہ کر سکا، فرمایا :

”دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے مسلم بزرگ و پیشوائتھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے سنائیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت (انگلشیہ) کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ کہتے تھے کہ گو مولانا تھانوی صاحب کو اسکا علم نہ تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ انکو اس کا شہر بھی نہ گزرتا تھا۔۔۔ الہذا موصوف کے معتقدین کو ڈنکے کی چوٹ بتا دیجئے کہ آپ کے مسلم بزرگ اور پیشووا کو برٹش گورنمنٹ کی عنایات و وظائف کا پورا پورا علم تھا اور انگریزی عہد کا وہ انتہائی المناک ڈرامہ حکومت کے ہاتھوں میں چوں قلم در دست کاتب بن کر کھیل رہے تھے اور حکومت کے گن گار ہے تھے۔“

(الصوارم الہندیہ ص ۵۳۔ از حشمت اللہ خان صاحب قادری رضوی لکھنؤی)

”دیوبندی ٹولہ انگریزوں نے اپنی ضرورت کے تحت تنخواہیں دے کر کھڑا کیا تھا۔ اور اس انگریزی محکمہ کے انچارج مولوی اشرف علی تھانوی تھے جو کہ چھ سو روپیہ ماہوار (سات ہزار دو سو روپے سالانہ) انگریز سے تنخواہ پا کر مسلمانوں کو مشرک بدعتی کہتے تھے۔“

(ہفت روزہ ”سوادا عظم“ لاہور۔ ۲۱ نومبر ۱۹۶۲ء)

”تحریک ترک موالات میں تمام مسلمانان ہند اور بالغ نظر علماء کرام نے انگریز سے عدم تعاون شروع کر دیا۔۔۔ لیکن مولانا اشرف علی تھانوی، جو دیوبند ہی کی سربرا آور دہ شخصیت تھے، اس تحریک کے خلاف قرآن و سنت سے جواز پیدا کرنے لگے۔ ان کے بھائی مظہر علی تھانوی سی، آئی، ڈی کے ظالم ترین آفر تھے۔ انہوں نے شیخ الہند کے رفقاء پر انگریزوں کی وفاداری کے شوق میں انتہائی ظلم کئے تھے۔ مولانا تھانوی کو بھائی کے ان مظالم سے متعلق قرآن و سنت سے کوئی حکم نہ ملا؟ لیکن ترک موالات کی تغییظ کے بارے میں اشرح صدر ہو گیا؟“

(تحریک الحدیث تاریخ کے آئینے میں۔ ص ۲۹۵-۲۹۶)

(۳) علامہ انور شاہ کشمیری

”علامہ انور شاہ کشمیری بہت بڑی شخصیت تھے۔ ہم ان کے بارے میں اپنی کوئی ذاتی رائے قائم نہیں کر سکتے لیکن ان کا عمل ان کی تحریر سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دانستہ یانا دانستہ طور پر انگریز کے آلہ کار بن چکے تھے۔ علامہ انور شاہ کشمیری کا حافظہ بڑا توی تھا وہ بلا کے ذہین و صین تھے۔ میں افسوس اور صد افسوس کہ ان کا یہ حافظہ اور ان لی یہ ذہانت و فطانت کی کام نہ آئی۔ وہ زندگی بھر متاخرین فقهاء کے غلط مسائل کو صحیح ثابت کرنے اور صحیح احادیث کی تاویل کرنے پر ہی لگے رہے کیونکہ وہ پیدا اُٹھی طور پر ایک فقہ پرست عالم کے بیٹھے تھے، تو یہ غلط فقہی مسائل بچپن سے ہی ان کے دل و دماغ پر چھا گئے۔ موصوف نے پورے دیوبندی مکتب فکر کے علماء کو تقلید جامد میں بمتلاکرنے کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ علامہ کشمیری کے تدریسی شاہ پاروں کا مجموعہ ”فیض الباری شرح بخاری“ ہے۔ اس پورے مجموعہ میں اختلافی مسائل کے سوا کسی بھی حدیث کی کوئی علمی اور تحقیقی تشرح موجود نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کی من مانی تاویل کرنے میں علامہ انور شاہ کشمیری کو یہ طولی حاصل تھا۔ زندگی کے آخری ایام میں موت کو قریب دیکھ کر علامہ کشمیری کو رہ رہ کر یہی خیال آتا تھا کہ پوری زندگی احادیث کو توڑنے مردڑنے میں صرف کر دی۔ کیا کھویا کیا پایا۔ بقول اقبال

ع

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں کس قدر بے توفیق ہیں فقیہان حرم علامہ کشمیری مر حوم اپنی زندگی کے غلط طرز عمل پر نادم اور پریشان ہو گئے۔ انکی حرست قابل عبرت ہے۔ جیسا کہ مولانا مفتی محمد شفیع مر حوم لکھتے ہیں کہ ”قادیانی کے جلسہ کے موقع پر نماز فجر کے وقت حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت کشمیری صاحب سر پکڑے مغموم بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا حضرت کیا مزاج ہے؟ کہا ٹھیک ہی ہے۔ میاں مزاج کیا پوچھتے ہو، عمر ضائع کر دی ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں دین کی اشاعت میں گزری ہے۔ ہزاروں آپ کے شاگرد علماء اور مشاہیر ہیں جو آپ سے مستفید

ہوئے اور خدمتِ دین میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی۔ فرمایا ہماری عمر کا، ہماری تحریوں کا، ہماری ساری کدو کاوش کا خلاصہ یہ رہا کہ دوسرے مسلکوں پر خفیت کی ترجیح قائم کر دیں۔ امام ابو حنیفہ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں اور دوسرے آئمہ کے مسائل پر آپ کے مسلک کی ترجیح ثابت کریں۔ یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا، تقریروں کا اور عملی زندگی کا۔ اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر بر باد کر دی۔ (وحدت امت۔ ص ۱۸۱)

(تاریخ الہمدادیث تاریخ کے آئینے میں۔ ص ۳۰۰ تا ۳۰۳)

(۳) شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب اور دیوبندی اسپکٹر مدرسہ

”شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب“ کے والد مولوی ذوالفقار علی دیوبندی ڈپٹی اسپکٹر مدارس تھے اور علامہ شیر احمد عثمانی کے والد مولوی فضل الرحمن صاحب بھی بریلی میں ڈپٹی اسپکٹر مدارس رہے تھے۔ مدرسہ دیوبند کے سب سے پہلے صدر مدرس مولوی مملوک علی نانو توی کے صاحبزادے مولوی محمد یعقوب نانو توی بھی ڈپٹی اسپکٹر مدارس رہے۔ ان حضرات کو الہمیان ملک کا لے پادری کہا کرتے تھے۔ یہ سب مدرسہ دیوبند کے بانی تھے۔ جب برٹش گورنمنٹ نے اپنے تربیت یافتہ افراد سے اسے قائم کروا لیا تو کچھ عرصہ کے بعد اپنے خاص معتمد کے ذریعے خفیہ معائنہ کروایا تاکہ جائزہ لیا جائے کہ جس مقصد کی خاطر یہ مدرسہ قائم کیا گیا تھا آیا وہ مقصد اس کے ذریعہ حاصل ہو رہا ہے یا نہیں۔ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹنٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی بامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ مدد و معاون سرکار ہے۔ گھڑوی صاحب! باب جنت کے مصنف کو اب سمجھا دیجئے کہ جو مدرسہ کا لے پادریوں نے قائم کیا جس کے بارے میں خود انگریزوں نے اعتراف کیا کہ یہ مدرسہ مدد و معاون سرکار ہے جس کے اکابر نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی بھرپور حمایت کی۔ اپنی تمام ہمدردیاں ایسٹ انڈیا کمپنی سے وابستہ رکھیں بلکہ انگریز کی حمایت

میں حریت پسندوں سے برس پیکار رہے ۔ جو اپنے آپ کو سرکار کا وفادار کہتے اور منواتے رہے ۔ جو خود اعلان کرتے رہے کہ اگر ہماری حکومت ہو جائے تو ہم انگریزوں کو نہایت آرام و راحت سے رکھیں گے ۔ کیونکہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے ۔ جو انگریزوں سے ہزاروں روپیہ سالانہ بطور نذرانہ وصول کرتے رہے اور اس کے صلے میں تخریب دین و افتراق بین ^{المسلمین} کا ظالمانہ کھیل کھیتے رہے ہیں ۔“

(الصورات الهندیہ خلاصہ ص ۷۵ ، ۵۸)

ہفت روزہ ”سودا عظیم“ لاہور نے اپنے ۲۸ نومبر ۱۹۶۲ء کے شمارہ میں ایک لمبی نظم شائع کی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں ۔

نانتوی و قاسی، گنگوہی تھانوی	تھے خانہ زاد لارڈ کلائیو کے چاریار
روندی گئی ہے جنکے عماموں کی برتری	انگریز کے غلام تمہارے امام تھے
تھا کون بھاڑ کھاؤ بنارس کا ایچی	انگریز کا مجاهد نقی بنا تھا کون
پاتے تھے ماہوار وہ رقمیں بڑی بڑی	ارباب دیوبند تھے برٹش کے فضلہ خوار

مسلمانان بزم احناف لاہور

کی

صحیح العقیدہ حنفی مسلمانوں سے مخلاصانہ اپیل

بر صغیر کی تقسیم سے پہلے لاہور کی بزم احناف کی طرف سے صحیح العقیدہ حنفی مسلمانوں کے نام ایک اپیل شائع ہوئی تھی ۔ اس مخلاصانہ اپیل کا ایک حصہ ہم کتاب کے آغاز میں درج کرچکے ہیں ۔ معمولی سے تغیر کے ساتھ اس کو ایک بار پھر قارین کرام کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں :

”دیوبند اور ندوہ کے فارغ شدہ مولوی پیران پارسا کی صورت میں خفیت کا قاب پہن کر نمودار ہو گئے ہیں ۔ قادری چشتی نقشبندی بن کر احناف کے ساتھ میل جوں ، رابطہ و اتحاد

قائم کر لیا ہے۔ ان کے قبے جبے، پھیلاو دار اچکن اور ریش زفن دیکھ کر عوام اہلسنت کو دھوکا لاحق ہوا ہے۔ کہ شاید یہ گروہ علمائے ربانی سے ہے۔ اور اس آڑے وقت میں انکی اصلاح اور امداد کے لئے میدان عمل میں آیا ہے۔ ان سادہ لوح سنیوں کو کیا پتہ کہ رع کوئی معشوق ہے اس پر دہنگاری میں

الہذا اپنے سنی برادران کو دیوبندی مکائد اور اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کے سامنے دیوبندیوں کے اصل عقائد رکھیں۔ تاکہ وہ زمانہ حاضرہ کے ان منافق خصلت اور ملمع ساز لوگوں کی صحبت سے اجتناب اور اپنے عقائدِ صحیح و ایمان کی حفاظت کر سکیں۔ ”

(ماخوذ از۔ ”دیوبندی، وہابی اور مرزاوی حقیقی بھائی ہیں“)

ایک جھلک فرقہ دیوبندیہ کے عقائد کی

دیوبندیوں کا ”رب العالمین“ کون ہے؟

ہم آج تک یہی سمجھتے تھے کہ رب العالمین سوائے اللہ و تبارک و تعالیٰ کی ذات با برکات کے اور کوئی نہیں۔ لیکن دیوبندیوں کا لڑپچر پڑھنے سے کچھ اور ہی ظاہر ہوتا ہے۔ دیوبند کے نامور عالم دین مولانا محمود الحسن صاحب اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے بارے میں لکھتے ہیں:

خدا ان کا مرتبی وہ مرتبی تھے خلائق کے مرے مولامرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی
(مرشیدہ رشید احمد۔ از مولانا محمود الحسن صاحب۔ ص ۱۲)

یہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو صاف لفظوں میں ”مرتبی خلائق“، ساری مخلوق کا پالنے والا یعنی رب العالمین کہا گیا ہے۔
رہا سہا ابہام اس بے غبار عبارت سے ذور ہو جاتا ہے:

حوالہ دین و دنیا کے کہاں لیجاں میں ہم یارب گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ رشید احمد - ص ۱۰)

یہ الفاظ اتنے صاف اور واضح ہیں کہ مزید تشریح کی حاجت ہی نہیں۔

خانہ کعبہ کا استخفاف اور توهین

لوگ خانہ کعبہ جا کر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ لیکن دیوبندی عارفوں کو خانہ کعبہ (اللہ کے گھر) پہنچ کر بھی گنگوہ ہی کی دھن سوار رہتی ہے :

پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ رشید احمد - ص ۱۳)

مطلوب یہ کہ دیوبندی عارفوں کے ذوق و شوق کا مرکز عالمِ اسلامی کا روحانی مرجع کعبہ شریف نہیں بلکہ گنگوہ کی بے نام بستی ہے۔ اس سے بڑھ کر خانہ کعبہ کا استخفاف اور توهین اور کیا ہو سکتی ہے؟ لطف کی بات یہ کہ استخفاف اور اہانت کرنے والا کوئی ان پڑھ جاہل مسلمان نہیں بلکہ دیوبند کانا مور عالم دین مولوی محمود الحسن صاحب ہے۔

دیوبندیہ عورتوں کا نکاح غیر دیوبندی مسلمانوں سے ناجائز ہے

دیوبندی مذہب کے امام مولانا رشید احمد گنگوہ ہی صاحب لکھتے ہیں :

”سوال : اگر کوئی شخص --- قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو، اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا

بدعتی مثال جواز عرس و سوئم وغیرہ ہو۔ اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اتجھے ہیں تو ایسے شخص سے

عقدِ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہود و نصاریٰ سے جائز ہے تو ان سے کیوں ناجائز؟

الجواب . جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے۔ ایسے سے نکاح

کرنے ادا ختر مسلمہ کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق سے ربط و ضبط کرنا حرام ہے۔ اخ”

(فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ ص ۱۳۲)

نئے نبی کے آجائے سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی
دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانو توی صاحب لکھتے ہیں :

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق
نہ آئے گا۔“ (تحذیر الناس۔ ص ۲۸)

اسی ضمن میں علامہ ارشد القادری صاحب کا یہ اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں :

”علیٰحضرت بریلوی نے اپنے فتوے میں وہی اقوال پیش کئے جو تحذیر الناس میں درج تھے اور
جن کا ذکر گذر چکا۔ یہاں تک توباتِ کامل ہو چکی مگر تحذیر الناس کے حامی بڑے ڈھرے
سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھئے فلاں فلاں جگہ مولانا نانو توی نے عقیدہ ختم نبوت امت
مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے اور نبی ﷺ کو آخری نبی تسلیم کیا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے
ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے۔ کوئی شخص اپنی کسی
کتاب میں ہزار جگہ خدا کے معبود برحق ہونے کی گواہی دے اور محض ایک جگہ انکار کر دے
تو کیا پھر بھی کوئی اسے مسلمان کہہ سکتا ہے؟ ۹۹ قطرہ گلاب میں ایک بوند پیشاب کا
پڑ جائے، سب پیشاب ہو جائے گا۔“

(قادیانی فتنہ کیا ہے؟ از علامہ ارشد القادری۔ آخری صفحہ۔ رضا اکیڈمی بمحیٰ ۳)

**امت محمدیہ میں انبیاء بنی اسرائیل جیسے نبیوں کا ظہور
مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں :**

”عنوان چراغ کا اس لئے اختیار کیا گیا کہ چراغ میں ایک خاص و صفت ہے جو سورج اور چاند
میں نہیں اور وہ یہ ہے کہ سورج سے دوسرا سورج نہیں بن سکتا، لیکن چراغ سے دوسرا
چراغ روشن ہو سکتا ہے۔۔۔ آپ نے اپنے ڈھنگ کے لاکھوں نمونے تیار کر دیے جیسے
ایک چراغ سے لاکھوں چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔۔۔ خود حضور ہی نے ارشاد فرمایا
علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل میری امت کے علماء (ربانی) انبیاء بنی اسرائیل کی

مثل ہیں۔ چنانچہ انبیاء پر اگر وحی آئی تو ان ربانیوں کو الہام ہوا ۔۔۔“

(آفتاب نبوت (کامل) ص ۳۲-۳۳ از مولانا قاری محمد طیب صاحب

ناشر ادارہ عثمانیہ انارکلی لاہور)

نبی اب بھی آسکتا ہے

جمعیت علمائے ہند کے صدر مر حوم مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں :

”محدث اُسے کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام خاص الہام کے ذریعہ سے آئے۔ یہ لوگ بعض علماء کے نزدیک ادنیٰ درجہ کے نبی اور بعض کے نزدیک اعلیٰ درجہ کے ولی ہوتے ہیں۔“

(مجالس الابرار۔ حاشیہ ص ۱۰۹)

مسئلہ فناء فی الشیخ اور فناء فی الرسول

(ظلیٰ و بروزی نبوت) کا شرعی جواز

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

”سوال : فناء فی الشیخ اور فناء فی الرسول کیا ہوتا ہے اور کہاں سے ثابت ہے اور اس کی نسبت صوفیاء کیا فرماتے ہیں؟“

جواب : یہ دونوں لفظ اصطلاح مشائخ کے ہیں۔ اتباع کرنا اور محبت کا غلبہ لوجہ اللہ ہونا ہے۔ اس کی اصل شرع سے ثابت ہے فاتبعو نی یحببکم اللہ۔“

(فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۲۹۸۔ ناشر سعید اینڈ کمپنی کراچی)

نبوت عامہ اور نبوت جزویہ

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں :

”اسی طرح جس نبوت یا رسالت کو (شیخ) عام کہتے ہیں وہ بھی بمعنی لغوی ہے یعنی اخبار و تبلیغ نہ بمعنی حقیقی جس کو شیخ نبوت تحریث سے تعبیر کرتے ہیں ۔۔۔ جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ آپ کی امت میں ایسے لوگ بھی ہیں جو انقطاع وحی کے ”کاسہ“ کو ناگواری سے نوش کریں گے تو آپ نے اپنے خواص امت کے لئے رسالت کا ایک حصہ

تجویز فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ حاضرین (یہ احکام) غیر حاضرین کو پہنچادیں۔ پس ان کو تبلیغ کا امر فرمایا تاکہ ان پر رسول کا اسم صادق آسکے۔ دیکھئے اس عبارت میں مطلق تبلیغ کو رسالت فرمایا۔۔۔ اسی طرح غیر نبی کے لئے نبوت کا حکم کر دیا بناء علی الاصطلاح الخاص اور اسی اصطلاح کو عارف روئی نے اپنے اشعار میں استعمال فرمایا ہے۔“

(التبیہ الطربی فی تزییہ ابن عربی - ص ۱۰۳ تا ۱۰۶)

اسی ضمن میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رقطراز ہیں :

”شیخ نے کمالات نبوت اور مبشرات اور ولایت کو ”نبوت بغیر تشرییعی“ فرمایا ہے۔“

(ختم نبوت - حصہ سوم - ص ۳۱)

حضرت محمد ﷺ کی بجائے

اشرف علی تھانوی کا کلمہ اور درود

مولانا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ“ کا کلمہ اور ساتھ میں ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا اشْرَفَ عَلَى“ کا درود پڑھا۔ اور دیوبندی مرشد مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اسے درست قرار دیا۔

(دیکھو رسالہ الامداد ص ۳۵ ماه صفر ۱۴۳۶ھ)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں :

”شیخ صادق گنگوہی نے ایک طالب کے سامنے کہہ دیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَادَقَ رَسُولُ اللَّهِ۔“

(شریعت و طریقت - ص ۲۲۵ - مطبوعہ دہلی)

مولوی محمود الحسن صاحب اپنے مرشد مولانا شید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھتے ہیں :

”مخذوم الکل مطاع العالم جناب مولانا شید احمد گنگوہی“

(مرثیہ رشید احمد - ص اول)

اسلامی معتقدات کے مطابق ”مطاع العالم“ حضرت نبی کریم ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں۔

عصر حاضر کے نئے رحمة للعالمين

(۱) مولانا اشرف علی صاحبؒ اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجرؑ کے بارے میں بڑے انشراح سے لکھتے ہیں کہ وہ ”رحمة للعالمین“ تھے
(دیکھو کتاب ”افاضات الیومیہ۔ جلد ا ص ۱۰۵)

(۱) دیوبندی مدرسہ قاسم العلوم ملتان والوں نے امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری کو ”رحمة للعالمین“ قرار دیا ہے۔ انکے مدرس جناب محمد موسیٰ صاحب نے عربی زبان میں بخاری صاحب کا مرثیہ لکھا تھا، جس میں انہوں نے صاف صاف کہا ہے :

و كنت من الرحيم على بسيط عطاء رحمة للعالمينا

(دیکھو ہفت روزہ ترجمان الاسلام لاہور ۱۹۶۱ء)

ترجمہ۔ تو خداۓ رحیم کی طرف سے اس کرہ ارض پر عطاء اور رحمة للعالمین تھا۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت
دیوبند کے نامور عالم دین مولانا محمود الحسن صاحب اپنے پیر و مرشد مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی کی شان کے بارے میں لکھتے ہیں :

مُرْدُوںَ كُو زَنْدَهٌ كِيَا ، زَنْدَوْنَ كُو مَرْنَ نَهْ دِيَا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ - ص ۳۳)

نبی بنانا خدا کا کام نہیں

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اللہ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رسالَتَهُ (الانعام ۶ آیت ۱۲۴) یعنی اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ رسول اور نبی بنانا اللہ کا کام ہے یہ کام کبھی کسی اور کو نہیں سونپا گیا۔ اس کے بر عکس دیوبندی مفسر قرآن مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب مولانا محمود الحسن صاحب کے ترجمۃ القرآن کے حاشیہ پر لکھتے ہیں :

”بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ربی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں۔ اور جن کو نبوت ملی ہے آپ ہی کی مہرگ کرمی ہے۔“

(حاشیہ زیر آیت خاتم النبیین)

نبیوں کا آنا بند نہیں

قرآن کریم میں حضرت نبی کریم ﷺ کے بارے میں آتا ہے : مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ (الاحزاب ۳۳ آیت ۴۰) یعنی محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں ۔ جس کی تشریع کرتے ہوئے حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا : انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (بخاری و مسلم) میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ، جو مسلم کے علاوہ ترمذی اور نسائی میں بھی آئی ہے ، حضور ﷺ اپنی ایک خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں : خُتُمُ الْبَيْوْنَ یعنی میرے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ۔ یہی بات صحابہؓ کی اور بہت ساری حدیثوں میں وارد ہوئی ہے ۔ جیسے یہ حدیث انا العاقب والعقاب الذی لیس بعده نبی کہ میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ اس کے برعکس دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری طیب صاحب لکھتے ہیں :

”حضورؐ کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی ، نبوت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپؐ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا ۔“

(آفتاب نبوت - مولانا قاری طیب - ص ۸۲ طبع اول - مطبوعہ لاہور)

مطلوب صاف ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں ، فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے نبی سمجھنے کا کام اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں لے رکھا تھا اب یہ کام نبی اکرم ﷺ کیا کریں گے ۔

زمانہ حاضرہ کے مسلمانوں کی نجات محمدؐ کی پیروی میں نہیں بلکہ دیوبندی مولوی، رشید احمد صاحب گنگوہی کی اتباع میں ہے دیوبندی علماء کے پیرومرشد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قسم کھاکر کہتے ہیں : ”سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔“

(تذکرۃ الرشید۔ جلد ۲ ص ۱۷)

دیوبندیوں کے پیرومرشد کے اس قسمیہ دعوے کے پیش نظر ہمارے حادی و منجی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبی علیہ السلام فداہ امی وابی کے لئے کونسی جگہ باقی رہ جاتی ہے؟ رہی سہی کسر مرید باصفانے پوری کردی۔ اس نے تو مرشد کو سچ مجھ محمدؐ ہی بناؤالا۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے مرید خاص شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب اپنے مرشد کی وفات پر مرثیہ لکھتے ہوئے یوں گوہر فشنائی کرتے ہیں :

زبان پر اہل احواء کی ہے کیوں انخل حُبْل
شايد اٹھا عالم سے کوئی بانٹی اسلام کا ثانی ہے
وفات سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محوبِ بجانی
(مرثیہ ص ۶ و ۱۲ - مطبع بلاں - ساڑھوہ، انبالہ)

قرآن پر (نعوذ بالله) پیشاب کرنا اچھا ہے

دیوبندی علماء نے ایک نہایت ہی مکروہ اور بڑا ہی گستاخانہ فتویٰ بار بار چھاپا ہے۔ لکھا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ :

”میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے۔ حضرت نے فرمایا بیان کرو۔ ان صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔

حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔“

(افاضات یومیہ تھانوی ص ۱۳۳۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۹ و مزید الْجَیْد تھانوی ص ۲۶ سطر ۲۳)

قرآن کو (نعوذ بالله) پائوں تلے رکھنا جائز ہے

”کسی عذر سے قرآن مجید کا قارروات میں ڈال دینا کفر نہیں ، رخصت ہے اور کوئی اور چیز نہ ہو تو قرآن شریف کو پاؤں کے نیچے رکھ کر اوپنے مکان سے کھانا اتار لینا درست ہے اور بوقت حاجت قرآن شریف کو کسی کے نیچے ڈال لینا رواہ ہے۔“

(تحریف اور اقاص صفحہ ۲۷ بحوالہ وہابی نامہ ص ۳۵)

ایک بے باکانہ مکروہ تشبیہ

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں :

”پھر یہ کہ آپؐ کی ذات مقدسہ پر غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل - اگر بعض علوم غیریہ مراد ہیں تو اس میں حضورؐ کی تخصیص ہے - ایسا علم غیب توزید و عمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

(حفظ الایمان - ص ۷ و ۸ - مطبوعہ محبتابی)

عید میلاد کی تقربیات حرام و ناجائز ہیں

دیوبندی علماء کے پیر و مرشد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں :

”سوال - انعقادِ مجلسِ میلاد بدون قیام برداشت صحیح درست ہے یا نہیں - الجواب - انعقادِ مجلس مولود ہر حال میں ناجائز ہے تداعی امر مند و بکار کے واسطے منع ہے - فقط - واللہ تعالیٰ اعلم“

(فتاویٰ رشیدیہ - حصہ دوم - ص ۸۳)

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد صاحب نیٹھوی لکھتے ہیں :

”جلسہ عید میلاد کرنا بدعت، حرام اور فتنہ ہے اور کہیا کے سانگ کی طرح ہے یار افسیوں کی

مجالس شہادت کی مثل ہے ---"

(براہین قاطعہ۔ از مولوی خلیل احمد انیبی ٹھوی ص ۳۰ اسٹر ۱۲)

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک لمبی بحث کے بعد مندرجہ ذیل فتویٰ صادر فرمایا ہے :
”ہر طرح بحمد اللہ ثابت ہو گیا کہ عید مخترع (یعنی عیدِ میلاد - نقل) ناجائز اور
بدعت و اجب الترک ہے۔“

(اشرف الجواب حصہ دوم۔ ص ۹۳۔ مرتب حفیظ الرحمن مسرت۔ ناشر تحریک محمودیہ دیوبند)

صحابہ کرامؓ کو کافر کہنے والا سنت جماعت
سے خارج نہیں البتہ علماء کو کافر کہنا کفر ہے
مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں

”جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام
ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب جماعت سے خارج نہ ہو گا۔“

(فتاویٰ رشیدیہ۔ حصہ دوم۔ ص ۱۱)

علماء کی توہین و تحقیر کفر ہے (دیکھو فتاویٰ رشیدیہ۔ حصہ سوم۔ ص ۱۶)

علماء کی مخالفت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں :

”علماء کی مخالفت کسی طرح جائز نہیں۔۔۔ علماء کی مخالفت کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کرنا ہے۔“

(اشرف الجواب۔ حصہ چہارم ص ۵۶)

حالانکہ قرآن شریف کا صریح ارشاد ہے : فَإِنْ تَنَازَّ غَتُّمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (سورہ النساء ۴ آیت ۵۹) یعنی مسلمان کے لئے صرف اللہ اور رسول ﷺ کا فرمان ہی اٹل ہے،
اس کے علاوہ کسی بڑی سے بڑی شخصیت سے دیانتدارانہ طریق پر اختلاف ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

اس اختلاف رائے میں حق و صداقت کا معیار کسی مولوی صاحب کی شخصیت نہیں ، بلکہ قرآن و سنت کا فیصلہ ہے۔

مسلمانوں کی غیرت ایمانی کو آواز

”اب اخیر میں بغیر کسی تمهید کے ہم آپ کی غیرت ایمانی کو آواز دیں گے کہ محض اللہ و رسول کی خوشنودی اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے آپ خود فیصلہ کریں کہ قادیانی کو جس جرم کی بناء پر خارج از اسلام قرار دیا گیا اس جرم کا رتکاب سب سے پہلے مولوی دیوبند نے کیا پھر کیا وجہ ہے کہ بانی دیوبند اور دیوبند کیلئے آپ اپنے دلوں میں نرم گوشہ لئے بیٹھے ہیں؟“

(قادیانی فتنہ کیا ہے؟ از علامہ ارشد القادری - آخری چیز، رضا کیڈ می بمسی ۳)



سے انتہا ریکھ دیتے تھے۔ یہ سچوں کی سیکھی کے لئے ہزاروں سال میں ہے۔ ایک دن
بھر کا پانچ سو گھنٹے سیکھی کا کام ملے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے
میں ایک دن سچوں کی سیکھی کا کام ملے۔ جسیکا جسیکا۔ ایک دن سچوں کی سیکھی
میں ایک دن سچوں کی سیکھی کا کام ملے۔ میر کو نظر میلے۔ ایک دن سچوں کی سیکھی
میں ایک دن سچوں کی سیکھی کا کام ملے۔ میر کو نظر میلے۔ ایک دن سچوں کی سیکھی
کا کام ملے۔ میر کو نظر میلے۔ ایک دن سچوں کی سیکھی کا کام ملے۔ میر کو نظر میلے۔

میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔
میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔
میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔
میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔ میر کو نظر میلے۔

مشائیہ کیلئے	
مشائیہ کیلئے	مشائیہ کیلئے

پیشہ تھا

مکھ اجڑتہ ان قیمتی و اسٹینٹی سیستم
خان نے افراد کی پیاری بیان کی تو مسلمانوں نے شناخت کر
اپنے آپ بھی شناخت کریں تو خیلہ تھا

قادیانی فتنہ کیا ہے؟

مشائیہ مسلمانوں کی طبقہ میں اور ایسا نہ رکھ

معصف

علامہ ارشاد احمد ادی

رضا کھیڈجی

حدائقہ علمیہ
حدائقہ عالمیہ
حدائقہ علمیہ
حدائقہ عالمیہ
حدائقہ عالمیہ

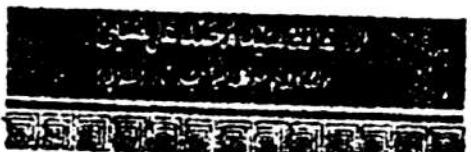
الہام پذیر

عین تحریک کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔

اں تھے کہ ہذا سلسلہ کی تلویح میں جو اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔
اویں تھے کہ اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔ میں اس کا تصور میں ہے۔

قادیانی ہی کافر کیوں؟

اول قلیلہ اور باری والی قلیلہ بے ایہد



اکابر علماء دین پرہیزندگی میں تکفیر

حضرت عجہ الاسلام رواۃ الحدیث اور صاحب الدین حضرت مولانا
گنڈھی، امام محمد بن حفیظ رواۃ اخیل احمد صاحب بخاری حضرت مولانا
یکم امام حضرت مولانا اخوت میں غافلی کی تکفیر

جانبِ خالد دیوبندی بیوی کی تکفیر حضرت مسیح بن یوسف
تکفیر سے آسودگی تپیدی اور براچی پڑتے ترقی تکفیر کی پارک اس کے نامے
بنگالی تکفیر میں مسلمان امت کی تکفیر کیا جائے زندگی پر ہر کوہ خود کے سامنے
آٹھ بُک اُن کی تکفیر کیکہ اسی بُک اُن کی تکفیر اسی وجہ اسی وجہ سے مصروف بُک
ہے اسی بُک اُن کی سیاسی امن مصروف سکریٹ و دیکٹ اسی وجہ اسی وجہ سے
خالص اصحاب برطانیہ کے نکودھ روانہ گئی تھی تاکہ تکفیر کی جانش
پڑتے باقی دنیا کے کاملے تکفیر ایسے ایسے کیسے فتاویٰ اس کی تکفیر کی وجہ
جنہیں اپنے سے سمجھ کیا تھی اور اس کی وجہ شرافت سر گون بوجہ البتہ ۱۰۰۰ ان
انکو دوستی تکفیر کی رہا۔ ہمیشہ تو قوی کو کوہ خداوندی کے تقدیم مصروف تکفیر
ہے اسی وجہ پر خوشی کا فروضی تکفیر کی وجہ اسی کے لئے اسی وجہ اسی وجہ سے
شان کو اپنے مذہب سے قوی وجہ کا دیکھی ہے پس تکفیر کا تہذیب میں بخوبیں ہے
موحدانہ اللہ رحمان رحمت کے لئے ائمہ محدثین کے بعد عربی کیتی ہی کہ
”خالص علم بہبیگ، دلکش تکفیر کہا جائے“ ہے جسماں

امنت مسلمان سے خاصہ ہیں مکلا دو، مبتدا احمد خیل احمد رشید نہ
شرفت ملک کے کلوہیں بھر کر کے دو، خود کا فری دو اس سے ہیں
وہام اخیزیں ناد فری و دیوبندی کی بیعت صادق صریح اندر ہے
سی من شک، فی کہنی فقہ کوہ جو اُن کے کھڑیں لکھتے کہے بعیین
کافر ہے، عوامی شریعت پر ہے
وہم، اُن کے کہنے میں سڑوں کے بعد منتہ کتابوں سے، اپنی تائید فصیحت
میں لکھ کر تھے ہے۔

جنہیں کافر و نہاب میں لکھا کر دو خود کا فری ہے.....
..... ہاں سے ائمہ اعلیٰ کا اتفاق ہے فریاں بھر کر اسے کہے
وہ کافر ہے احمد جو اس بات کو اپھا بات نے یا اس پر دل فری بھر کی
کافر ہے۔ ”حاجا اختر بن حسن“
(۱) حسین بخاری کے بہدیں کہتے ہیں کہ اس لائلہ جن نہ تذکرہ
حوالی جس میں ایسے طالب علم احادیث ایسا دریشیا احمد جو اس کے
بیرون ہوں جیسے ملک احمد سیمی احمد اختر بن فیروزہ اُن کے کفر ہیں
کوئی شہر ہیں نہ شک کی جاں لکھ جو اُن کے کھڑیں میں شکر کرے بلکہ کی
طوف بھی صاحبی اُنہیں کافر کہے جیسا اتفاق رئیسہ اُن کے کافر ہیں
شک کہا ہے، حجاج بخاری سن لے۔
حالانکو اس وقت خالص اصحاب برطانیہ کی خدمتی بوس اُتوں کے وقته
اوی مصروف مسدد رہ گئے ہیں دیوبندی احمد اختر بن حسن اور احمد اختر بن حسن احمد

انہیں فوادی، ملک استبد بھر طیبہ، عالمہ والستان کی تحریک و
تنقیح ہے، ”دشناک اہل اللہ“
(۲)، حروجیہ کے احمد، اُن اپنی نے حکم فدا نہیں کیا ہے کافر و حست اور
کرے اپنے اپنے اس فواد نہیں تو کیا اس ایمان کا وہ دل ثابت کہا
کافر ان کیلئے وہ تین حصے پر ٹوٹے اول ”مش“
(۳)، اُنہا بائسہ جنکے یہ عظام جیلیہ ہیں جو میں اُن کے ساتھیان
دیوبندی بھر کے شریک ہیں، ”مش“
(۴)، اب تو حکومت ہو کر دیوبندی دیوبندی دو نوں ایک دو سکر کے
کافر و رکھتے ہیں، کافر و احمد ایمان دو نوں ایک دو سکر کے
ستے بھائی ہیں، ”مش“
(۵).

ہم کوئی سچے مشاہدہ نہیں فرم دیوں اُور میں اسیں سچے سر تو مخا فری
مریخیان لکھ کر، اخوند بھی سچے سخت دکر کر، اسی اسماں کر کے ہیں بند بہ د
شرافت کا جانہ، نکال دیا پس اس کے علاوہ دھن ایمانیوں کا نام لا چکر کرے
مصروف اقصیہ زرگان فستاد اُن کے کو سلیمان کے پائے جیں اسی قر کے
ہمایت لگہہ و فریب المذاہ سے بھر جائیا ہے اس سے تہذیب ایمانیوں دیتی
کہ جو میں فریاد کریں گے ایسا جسے جس کھڑو دست ہو ان کی اُن میں لاملا کرے
اُد اُن کی تہذیب دست ایش کی دو رسمی۔

پہنچ دل آئیں بکھر امانت حضرت رواۃ احمد و اسی وجہ سے تہذیب فرمائے، اُن
حضرت نے اپنے پیغمبر حبیبی اور اخیری میاں و نمکوں میں اُن کوہ طیب
محمد علی سے سخت پر بردی دشیر نہ فرماتا ظاہر کیا، اُن میں غزلیہ کی تکفیر کی وجہ
کیا اُنہوں احمد علیان سا عاصہ برطانیہ نے فوج میت کر دیا تو اُن جاذی طرف مشرب کے
بند و اپناؤں کلپ تکفیر ہے اور خیسٹ مسنوں اشارہ اُن کی وجہ کیتے سر کا
یہ سچتہ تکفیر کی سکی دیوبندی کی شیشیاں بیوی ایمان و اخیانہ اور
ان تمام پڑتائی بیانوں پر اُنہوں اپنے بیویوں کو خانہ سب برلنی سے پہنچنے کو دیکھ
اُن کی اپنے اپنے کافر و حست دلیت اپنے دیوبندی اُنکو سکے کو جنم کی پے پڑکیں ہے اُن
دھن اخیوں کے نیچوں اپنے بھر جو اُنہوں کی خوبی نہیں، میاں صدھنے بھنپھن، دلوات
ہو اُنہوں بکلپوں کیسے کہیں سو تہذیب کی خدمتگی، ایک دیوبندی کی اُن اُنہوں
پر پہنچ اُنہوں بیویوں دو تو سچی بیانوں کی خوبیوں تکفیری دھنول
پر مانہ بولیں اسکے پس بھر جو اُنہوں نے اُن تکفیری سب میاں کی وجہ سے
دشناک اہل کی ساختہ بھی کچھ فریب کر دی جو دھن اخیوں کی ایمنیتی کی دلخواہ دل
ہے، تو اُنہوں دھن اخیوں کے ساتھیوں کی ساختہ دلخواہ دل کی دلخواہ دل کی دلخواہ دل
اُس کے بعد جو فریڈنال سا عاصہ برطانیہ کی تکفیر کی دلخواہ دل کی دلخواہ دل
بردنگ کی مانہ شرکی اُن اُنہوں زادا ہیں اُن کی اُنکی سے تہذیب دلخواہ دل کی دلخواہ دل
دوست، پر جانلیتے، اُنہوں نے اُن کے ساتھیوں کے دلخواہ دل کی دلخواہ دل کی دلخواہ دل
لکھ کر کو۔

۱۱) دیوبندیت بھی اُن دو نہیں کیں اُنکی شاخ ہے اس کا بھی ملک اخوند